غیر اسلامی رسومات کے خلاف

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے 100 فتاویٰ

مرتب

مولانا محمد شہزاد ترابی قادری

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

نام کتاب : غیر اسلامی رسومات کے خلاف
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے 100 فتاویٰ

مرتب : مولانا محمد شہزاد ترابی قادری

سن اشاعت : صفر المظفر ۱۴۳۲ھ/جنوری ۲۰۱۱ء

تعداد اشاعت : ۲۸۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست مضامین

پیش لفظ

الحمد للہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے
علماء حق کی عقل تو حیران ہے آج

موجودہ دور کے مسلمان معاشرے میں دین سے دوری کے سبب چند بُرائیاں دیکھی جاتی ہیں جن میں ماہ محرم الحرام اور صفر المظفر میں ہونے والی خرافات سرِ فہرست ہیں، یہ خرافات جن کا اہلسنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں انہی کا ورثہ قرار دی جاتی ہیں، زیر نظر کتاب میں مرتب نے ان کا ردّ بیان کیا ہے، اس حوالے سے سیدی امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے انہی کے فتاویٰ جمع فرمائے ہیں۔

علاوہ ازیں گروہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کے عقائد و معمولات، مزارات کی حاضری، سماعِ موتی، علمِ غیب اور استعانت کے حوالے سے تعلیمات امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو ترتیب دیا جو عین اسلام کے مطابق، جن کی تائید قرآن و حدیث سے ثابت ہے، ساتھ ہی کئی دیگر علم جواہر پارے بھی رسالے کا حصہ ہیں، جسے تعصّب کی عینک اُتار کر پڑھا جائے تو امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے بغض و نفرت کو ختم کر کے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی صف میں آنے کی دعوت عام ہے اور عوام اہلسنت کے لئے بہت مفید کاوش ہے۔

الحمدللہ جمعیت اشاعت اہلسنت اس تحریر کو ماہ صفر المظفر میں عرس امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے موقع پر شائع کر رہی ہے۔

دعا ہے ربِ ذوالجلال سے کہ اس رسالے کو ہر خاص و عام کے لئے نفع بخش بنائے۔ مولانا محمد [illegible] قادری سلمہ الباری کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کے شائع کرنے کا موقع عطا فرمایا، ربّ العالمین [illegible] ناشر اور معاونین کو اسی طرح تا زندگی خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔

حافظ محمد رضوان

عرضِ مؤلّف

شیخ الاسلام والمسلمین مُجدّد اعظم دین وملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے جید عالم فاضل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں بیک وقت بہت سی خصوصیات کو جمع فرمادیا تھا۔ ایک طرف آپ ایک بہترین فقیہ تھے۔ آپ کی نظر علم تفسیر وتاویل اور احادیث نبوی پر بہت گہری تھی اور آپ کی علمیت اور اصابتِ رائے کے اپنے ہی نہیں بلکہ بیگانے بھی قائل تھے۔ آپ کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت ''عشق رسول ﷺ'' ہے۔ ساری زندگی آپ نے مدحِ رسول ﷺ میں صرف کی۔

امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اُن کی وجہ سے برصغیر پاک وہند میں بدعات کو فروغ حاصل ہوا اور دین میں ایسی نئی نئی باتیں پیدا ہوئیں جن سے شارع علیہ السلام کا دور کا بھی واسطہ نہیں رہا...... لیکن جب ہم امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تحریروں اور خاص طور پر اُن کے ''فتاویٰ'' کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بدعات کو فروغ دینے کا الزام نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ سراسر اُن سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔

کھلے ذہن ودماغ کے ساتھ امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی تحریروں اور ''فتاویٰ'' کے مطالعہ سے امام اہلسنت کی جو تصویر ہمارے سامنے آتی ہے وہ ایک ایسے داعی اور دینی رہنما کی ہے جس نے اپنے زمانے میں شدت کے ساتھ اور باضابطہ طور پر بدعات ومنکرات کے خلاف تحریک چلا رکھی تھی اور اپنے مخصوص مزاج کے مطابق اُن کے خلاف بڑے ہی سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

لہٰذا ہم اس کتاب میں اُن تمام غیر شرعی رُسومات اور وہ خرافات جن کی نسبت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کی طرف جاتی ہے آپ ہی کی کتب سے اُن کی مخالفت ثابت کریں گے تاکہ عام مسلمانوں پر یہ واضح ہو جائے کہ اُن تمام خرافات اور بدعات کا امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور اُن کے سچے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اپنی باطل گمان کا محاسبہ کریں نیز اندازہ لگائیں کہ انہوں نے بدعتوں کا سدِ باب کیا یا اُن کو فروغ دیا۔ آج بھی اُن کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کی کوشش کی جائے تو معاشرے میں نکھار آ سکتا ہے۔ بدعات ومنکرات کی بیخ کنی کے لئے تصنیفات امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے ہمیں بہت کچھ مل سکتا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ نے یہی پیغام دیا اور ہر موڑ پر اسلامی احکام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنا سفر شوق آگے بڑھانے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور اس کتاب کے پڑھنے سے بدگمانوں کی بدگمانی دُور ہو۔ آمین ثم آمین

بدگمانی حرام ہے

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ (سورۂ حجرات آیت 12 پارہ 26)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔

حدیث شریف: (بُرے) گمان سے دُور رہو کہ (بُرے) گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب حدیث 6066 جلد 3 ص 117)

بعض گمان گناہ ہیں

ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تنہا ایک گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظمہ کو تشریف لے جا رہے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ (یعنی ڈونگا) تھا۔ شقیق بلخی علیہ الرحمہ نے دیکھا (تو) دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار (یعنی بوجھ) ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ وسوسہ شیطانی آنا تھا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! شقیق...... بچو گمانوں سے (کہ) بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دل پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور امام کے ساتھ ہولئے۔ راستے میں ایک ٹیلے پر پہنچ کر امام صاحب نے اُس سے تھوڑا ریت لے کر تاملوٹ (یعنی ڈونگے) میں گھول کر پیا اور شقیق بلخی سے بھی پینے کو فرمایا۔ انہیں انکار کا چارہ نہ ہوا جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ اور خوشبودار ستو تھے کہ عمر بھر نہ دیکھے نہ سنے۔

(عیون الحکایات حکایت نمبر 131 ص 149/150)

شیخ الاسلام علامہ سیّد محمد مدنی میاں کچھوچھوی فرماتے ہیں کہ محدّث بریلوی علیہ الرحمہ کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے از اول تا آخر مقلد رہے [illegible] کی ہر تحریر کتاب وسنّت اور اجماع وقیاس کی صحیح ترجمان رہی۔ نیز سلف صالحین وائمہ مجتہدین کے ارشادات اور مسلک اسلاف کو واضح طور پر پیش کرتی رہی۔ وہ زندگی کے کسی گوشے میں ایک پل کے لئے بھی

"سبیل مومنین صالحین" سے نہیں ہٹے۔ اب اگر ایسے کرنے والوں کو "بریلوی" کہہ دیا گیا تو کیا بریلویّت وسنّیت کو بالکل مترادف المعنیٰ نہیں قرار دیا گیا؟ اور بریلویّت کے وُجود کا آغاز مُحدّث بریلی علیہ الرحمہ کے وجود سے پہلے ہی تسلیم نہیں کرلیا گیا؟

بعض مزاراتِ اَولیاء پر ہونے والے خرافات

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات شعائر اللہ ہیں' اُن کا احترام وادب ہر مسلمان پر لازم ہے' خاصانِ خدا ہر دور میں مزاراتِ اَولیاء پر حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کے مزار پر حاضر ہو کر آپ ﷺ سے فیض حاصل کیا کرتے تھے...... پھر تابعین کرام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے' پھر تبع تابعین' تابعین کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے' تبع تابعین اور اولیاء کرام کے مزارات پر آج تک عوام وخواص حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

لادینی قوتوں کا یہ ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے کہ وہ مقدس مقامات کو بدنام کرنے کے لئے وہاں خرافات ومنکرات کا بازار گرم کرواتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی تعظیم وادب ختم کیا جاسکے۔ یہ سلسلہ سب سے پہلے بیت المقدس سے شروع کیا گیا۔ وہاں فحاشی وعریانی کے اڈے قائم کئے گئے' شرابیں فروخت کی جانے لگیں اور دنیا بھر سے لوگ صرف عیاشی کرنے کے لئے بیت المقدس آتے تھے (معاذ اللہ)

اسی طرح آج بھی مزاراتِ اَولیاء پر خرافات' منکرات' چرس وبھنگ' ڈھول تماشے' ناچ گانے اور رقص وسرور کی محافلیں سجائی جاتی ہیں تاکہ مسلمان ان مقدس ہستیوں سے بدظن ہو کر یہاں کا رُخ نہ کریں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بعض لوگ یہ تمام خرافات اہلسنّت اور امام اہلسنّت امام احمد رضا خان محدّث بریلی علیہ الرحمہ کے کھاتے میں ڈالتے ہیں جو کہ بہت سخت قسم کی خیانت ہے۔

اس بات کو بھی مشہور کیا جاتا ہے کہ یہ سارے کام جو غلط ہیں' یہ امام احمد رضا خان

مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کی تعلیمات ہیں۔ پھر اس طرح عوام الناس کو اہلسنت اور امامِ اہلسنت علیہ الرحمہ سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کی کتابوں اور آپ کے فرامین کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بدعات و منکرات کے قاطع یعنی ختم کرنے والے تھے۔ اب مزارات پر ہونے والے خرافات کے متعلق آپ ہی کے فرامین اور کتابوں سے اصل حقیقت ملاحظہ کریں اور اپنی بدگمانی کو دور کریں۔

مزار شریف کو بوسہ دینا اور طواف کرنا

امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص خانہ کعبہ ہے۔ مزار شریف کو بوسہ نہیں دینا چاہئے۔ علماء کا اِس مسئلے میں اختلاف ہے مگر بوسہ دینے سے بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ اس سے شرع میں ممانعت نہ آئی اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا وہ منع نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ’’اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ‘‘ ہاتھ باندھے الٹے پاؤں آنا ایک طرزِ ادب ہے اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اس میں اپنی یا دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز کیا جائے (یعنی بچا جائے)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص 8 مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

روضہ انور پر حاضری کا صحیح طریقہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خبردار جالی شریف (حضور ﷺ کے مزار شریف کی سنہری جالیوں) کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلافِ ادب ہے بلکہ (جالی شریف) سے چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ [illegible] نہ جاؤ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10 ص 765 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

روضہ انور پر طواف وسجدہ منع ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں روضہ انور کا طواف نہ کرو، نہ سجدہ کرو، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ حضور کریم ﷺ کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 10 ص 769 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

معلوم ہوا کہ مزارات پر سجدہ کرنے والے لوگ جُہلا میں سے ہیں اور جُہلاء کی حرکت کو تمام اہلسنت پر ڈالنا سراسر خیانت ہے اور امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مزارات پر چادر چڑھانا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے مزارات پر چادر چڑھانے کے متعلق دریافت کیا تو جواب دیا جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اُس میں صرف کریں اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کے لئے محتاج کو دیں ہاں جہاں معمول ہو کہ چڑھائی ہوئی چادر حاجت سے زائد ہو خدام، مساکین، حاجت مند لے لیتے ہیں اور اس نیت سے ڈالے تو مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تصدق ہو گیا۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 62 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عُرس کا دن خاص کیوں کیا جاتا ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ بزرگانِ دین کے اعراس کی تعیین (یعنی عرس کا دن مقرر کرنے) میں بھی کوئی مصلحت ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد [illegible] اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو اُن کے وصال کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے۔ اخذِ برکات کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے‘‘۔ (ملفوظات شریف، حصہ سوم، ص 383 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

عُرس میں آتش بازی اور نیاز کا کھانا لُٹانا حرام ہے

سوال: بزرگانِ دین کے عرس میں شب کو آتش بازی جلانا اور روشنی بکثرت کرنا بلا حاجت اور جو کھانا بغرضِ ایصالِ ثواب پکایا گیا ہو۔ اُس کو لٹانا کہ جو لوٹنے والوں کے پیروں میں کئی من خراب ہو کر مٹی میں مل گیا ہو، اس فعل کو بانیانِ عُرس مُوجبِ فخر اور باعثِ برکت قیاس کرتے ہیں۔ شریعتِ عالی میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے، کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے، تضیع مال ہے اور تضیع حرام۔ روشنی اگر مصالحِ شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 112 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

عُرس میں رنڈیوں کا ناچ حرام ہے

سوال: ''تقویۃ الایمان'' مولوی اسمٰعیل کی فخر المطابع لکھنؤ کی چھپی ہوئی کہ صفحہ 329 پر جو عُرس شریف کی تردید میں کچھ نظم ہے اور رنڈی وغیرہ کا حوالہ دیا ہے، اُسے جو پڑھا تو جہاں تک عقل نے کام کیا سچا معلوم ہوا کیونکہ اکثر عرس میں رنڈیاں ناچتی ہیں اور بہت بہت گناہ ہوتے ہیں اور رنڈیوں کے ساتھ اُن کے یار آشنا بھی نظر آتے ہیں اور آنکھوں سے سب آدمی دیکھے ہیں اور طرح طرح کے خیال آتے ہیں۔ کیونکہ خیال بد و نیک اپنے قبضہ میں نہیں، ایسی اور بہت ساری باتیں لکھی ہیں جن کو دیکھ کر تسلی بخش جواب دیجئے؟

جواب: رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عُرسوں میں بے قید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 29 ص 92 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَجد کا شرعی حکم

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ مجلسِ سماع میں اگر مزامیر نہ ہوں (اور) سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ''اگر وجد صادق (یعنی سچا) ہے اور حال غالب اور عقل مستور (یعنی زائل) اور اس عالم سے دُور تو اُس پر تو قلم ہی جاری نہیں۔

اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو ''تثنّی، تکسّر'' یعنی لچکے توڑیے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے ریا و اظہار کے لئے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بن جاتی ہے تو حسن و محمود ہے حضور کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے)

(ملفوظات شریف، 231 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

حُرمتِ مزامیر

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزامیر یعنی آلاتِ لہو و لعب بروجہ لہو و لعب بلاشبہ حرام ہیں جن کی حُرمت اولیاء و علماء دونوں فریق مقتداء کے کلماتِ عالیہ میں مُصرّح، اُن کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد اصرار کبیرہ ہے اور حضراتِ علیہ ساداتِ بہشت کبرائے سلسلہ عالیہ چشت کی طرف اس کی نسبت محض باطل و افتراء ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص 54)

نشہ و بھنگ و چرس

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نشہ بذاتہٖ حرام ہے۔ نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مناسبت ہو اگرچہ حدِ نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جُز ڈالا جائے جس کا عقل پر اصلاً اثر نہ ہو حرج نہیں۔ بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ پڑ جاتے ہیں۔ (احکامِ شریعت جلد دوم)

تصاویر کی حرمت

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جاندار کی تصویریں بنانا ہاتھ سے ہو خواہ عکسی حرام ہے اور ان معبودانِ کُفّار کی تصویریں بنانا اور سخت تر حرام واشد کبیرہ ہے' ان سب لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور اُن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب الحرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص190)

غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کُفر ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ (ربّ تعالیٰ) کے سوا کسی کے لئے نہیں غیر اللہ کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مُہین و کفر مُبین اور سجدہ تحیت (تعظیمی) حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔

(الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ ص5 مطبوعہ بریلی ہندوستان)

چراغ جلانا

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ کی تصنیف ''حدیقہ ندیہ'' کے حوالے سے تحریر فرمایا کہ قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے (اگرچہ قبر کے قریب تلاوت قرآن کے لئے موم بتی جلانے میں حرج نہیں مگر قبر سے ہٹ کر ہو)۔

(البریق المنار بشموع المزار ص9 مطبوعہ لاہور)

اس کے بعد مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے یا قبور سر راہ ہیں' وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے تو یہ امر جائز ہے۔ (البریق المنار بشموع المزار ص9 مطبوعہ لاہور)

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں اصل یہ کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے'' اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اُس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الانعام:٦/١٤١)

اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے (احکام شریعت حصہ اول ص38 مطبوعہ آگرہ ہندوستان)

اگربتی اور لوبان جلانا

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو جواب دیا گیا عود لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز (یعنی بچنا) کرنا چاہئے اگرچہ کسی برتن میں ہو اور قبر کے قریب سُلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف (حرام) اور اضاعیت مال (مال کو ضائع کرنا ہے) میت صالح اُس عرضے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں (جنتی ہوائیں) بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں۔ دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے۔

(السنیۃ الانیقہ ص70 مطبوعہ بریلی ہندوستان)

فرضی مزار بنانا اور اُس پر چادر چڑھانا

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں سوال کیا گیا:

مسئلہ: کسی ولی کا مزار شریف فرضی بنانا اور اُس پر چادر وغیرہ چڑھانا اور اُس پر فاتحہ پڑھنا اور اصل مزار کا سا ادب و لحاظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی مرشد اپنے مریدوں کے

واسطے بنانے اپنے فرضی مزار کے خواب میں اجازت دے تو وہ قول مقبول ہوگا یا نہیں؟

الجواب: فرضی مزار بنانا اور اُس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے اور خواب کی باتیں خلافِ شرع اُمور میں مسموع نہیں ہوسکتی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 425 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

عورتوں کا مزارات پر جانا ناجائز ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "غنیۃ" میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ پوچھو کہ اُس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہوجاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضۂ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن کریم نے اسے مغفرتِ ذُنوب (یعنی گناہوں کی بخشش) کا تریاق بتایا۔ (ملفوظات شریف، حصہ دوم، صفحہ نمبر 315، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزارات اولیاء پر خرافات

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اولیاءِ کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا جمع ہوکر قرآن مجید کی تلاوت اور مجالس کرنا اور اُس کا ثواب ارواح طیبہ کو پہنچانا جائز ہے کہ منکراتِ شرعیہ مثل رقص و مزامیر وغیرہا سے خالی ہو عورتوں کو قبور پر ویسے نہ جانا چاہئے کہ مجمع میں بے حجابانہ اور تماشے کا میلا دکرنا اور فوٹو وغیرہ کھنچوانا یہ سب گناہ و ناجائز ہیں جو شخص ایسی باتوں کا مرتکب ہو اُسے امام نہ بنایا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد ص 216 مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

مزارات پر حاضری کا طریقہ

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کی کتاب "فتاویٰ رضویہ" سے ملاحظہ ہو:

مسئلہ: حضرت کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ بزرگوں کے مزار پر جائیں تو فاتحہ کس طرح سے پڑھا کریں اور فاتحہ میں کون کون سی چیز پڑھا کریں؟

الجواب: مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پائنتی قدموں کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب سلام عرض کرے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" پھر درود غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک، آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص سات بار، پھر درودِ غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے تو سورۂ یٰس اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کی نذر پہنچا...... پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اُس کے لئے دعا کرے اور صاحبِ مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اسی طرح سلام کرکے واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے (ادب اسی میں ہے) اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 522 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

مُردے سُنتے ہیں

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

حدیث شریف: غزوۂ بدر میں مسلمانوں نے کفار کی نعشیں جمع کرکے ایک کنویں میں پاٹ دیں حضور ﷺ کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے یہاں سے تشریف لے جاتے وقت اُس کنویں پر تشریف لے گئے جس

میں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انہیں نام بنام آواز دے کر فرمایا ''ہم نے تو پالیا جو ہم سے ہمارے رب تعالیٰ نے سچا وعدہ (یعنی نصرت کا) فرمایا تھا کیوں تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ (یعنی نار کا) تم سے تمہارے رب تعالیٰ نے کیا تھا؟ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! بے جان سے کلام فرماتے ہیں؟ فرمایا ''جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انہیں طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں''۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث 3976 جلد 3 ص 11)

تو جب کافر تک سنتے ہیں (تو پھر) مومن تو مومن ہے اور پھر اولیاء کی شان تو ارفع اعلیٰ ہے (یعنی اولیاء اللہ کتنا سنتے ہوں گے)

(پھر فرمایا) روح ایک پرندہ ہے اور جسم پنجرہ...... پرند جس وقت تک پنجرے میں ہے اور اُس کی پرواز اُسی قدر ہے جب پنجرے سے نکل جائے اُس وقت اُس کی قوت پرواز دیکھئے۔

(ملفوظات شریف ص 270 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ایک اہم فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے یہ نیت کی کہ اگر میری نوکری ہو جائے تو پہلی تنخواہ زیارت پیران کلیر شریف کی نذر کروں گا' وہ شخص تیرہ تاریخ سے نوکر ہوا اور تنخواہ اُس کی ایک مہینہ سترہ دن بعد ملی۔ اب یہ ایک ماہ کی تنخواہ صرف کرے یا سترہ دن کی؟ اور اُس تنخواہ کا صرف کس طرح پر کرے یعنی زیارت شریف کی سفیدی و تعمیر وغیرہ میں لگائے یا حضرت صابر پیا صاحب علیہ الرحمہ کی روح پاک کو فاتحہ ثواب بخشے یا دونوں طرف صرف کرسکتا ہے؟

الجواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صرف نیت سے تو کچھ لازم نہیں ہوتا جب تک زبان سے الفاظ ایجاب نذر نہ کہے اور اگر زبان سے الفاظ مذکور کہے اور اُن سے معنی صحیح مراد لئے یعنی پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کروں گا اور اُس کا ثواب حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی نذر کروں گا یا پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے لئے

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کے آستانہ پاک کے فقیروں کو دوں گا' یہ نذر صحیح شرعی ہے اور استحساناً وجوب ہوگیا۔ پہلی تنخواہ اُسے فقیروں پر صدقہ کرنی لازم ہوگئی مگر یہ اختیار ہے کہ آستانہ پاک کے فقیروں کو دے اور جہاں کے فقیروں محتاجوں کو چاہے اور اگر یہ معنی صحیح مراد نہ تھے بلکہ بعض بے عقل جاہلوں کی طرح بے ارادہ صدقہ وغیرہ قربات شرعیہ صرف یہی مقصود تھا کہ پہلی تنخواہ خود حضرت مخدوم صاحب کو دوں گا تو یہ نذر باطل محض و گناہ عظیم ہوگی۔

مگر مسلمان پر ایسے معنی مراد لینے کی بدگمانی جائز نہیں جب تک وہ اپنی نیت سے صراحتاً اطلاع نہ دے۔ اسی طرح اگر نذر زیارت کرنے سے اُس کی یہ مراد تھی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمارت زیارت شریف کی سفیدی کرادوں گا یا احاطہ مزار پر انوار میں روشنی کروں گا۔ جب بھی یہ نذر غیر لازم و نامعتبر ہے کہ ان افعال کی جنس سے کوئی واجب شرعی نہیں۔ رہا یہ کہ جس حالت میں نذر صحیح ہو جائے۔

پہلی تنخواہ سے کیا مراد ہوگی یہ ظاہر ہے کہ عرف میں مطلق تنخواہ خصوصاً پہلی تنخواہ ایک مہینہ کی اجرت کو کہتے ہیں۔ اگرچہ اُس کا ایک جز بھی تنخواہ ہے اور عمر بھر کا واجب بھی تنخواہ ہے تو پہلی تنخواہ کہنے سے اول تنخواہ ایک ماہ ہی عرفاً لازم آئے گی۔

کیونکہ کسے عقد والے' قسم والے' نذر والے اور وقف کرنے والے کے کلام کو متعارف معنی پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ اس پر نص کی گئی ہے (ردالمحتار، باب التعلیق' دار احیاء التراث العربی بیروت جلد 2 ص 533,499)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 13 ص 591 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

تعزیہ داری میں تماشا دیکھنا ناجائز ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ تعزیہ داری میں لہو ولعب (یعنی کھیل کود یا تماشا) سمجھ کر جائے تو کیسا ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ کہیں جانا چاہئے۔ ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے مدد کرے گا یونہی سواد (یعنی گروہ) بڑھا کر بھی مدد ہوگا' ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی

ناجائز ہے۔ بندر نچانا حرام ہے، اُس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ ''درمختار'' و'' حاشیہ علامہ طحطاوی'' میں ان مسائل کی تصریح ہے۔ آج کل لوگ ان سے غافل ہیں' متقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی (یعنی لڑائی) دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہ گار ہوتے ہیں۔ (ملفوظات شریف ص 286 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

تعزیہ داری کی مذمت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ تعزیہ داری کی تردید کس انداز میں فرماتے ہیں' اب بہارِ عشرہ کے پھول' تاشے' باجے' بجتے چلے' طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم' بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم' شہوررانی میلوں کی پوری رسوم' جشن فاسقانہ یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ گویا ساختہ ڈھانچہ بعینہا حضرات شہداء کرام علیہم الرضوان کے پاک جنازے ہیں۔

اے مومنو! اٹھو جنازۂ حسین کا پڑھتے ہوئے مصنوعی کربلا پہنچے۔ وہاں کچھ نوچ اُتار کر باقی (تعزیہ) توڑ تاڑ کر دفن کر دیا۔ یہ ہر سال اضاعتِ مال (مال کا ضائع کرنا) کے جُرم و وبال جُداگانہ ہے۔ (بدرالانوار فی آداب الآثار ص 26 مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ہندوستان)

مزید ارشاد فرماتے ہیں نوچندی کی بلائیں' مصنوعی کربلائیں' عَلم تعزیوں کے کاوے تخت جریدوں کے دہارے حسین آباد وعباسی درگاہ کے بلوے' ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں' نہ یہ کہ نازک شیشاں (احکام شریعت) عورتوں کے لئے ''نازک شیشاں'' کہنا کس قدر نادر اور بلیغ ہے۔

مرثیہ خوانی میں شریک ہونا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ محرم کی مجالس میں مرثیہ خوانی وغیرہ ہوتی ہے' سننا چاہئے یا نہیں؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب

''سر الشہادتین'' جو عربی میں ہے وہ یا حسن رضا خان علیہ الرحمہ جو میرے مرحوم بھائی ہیں اُن کی کتاب ''آئینۂ قیامت'' میں صحیح روایات ہیں' انہیں سُننا چاہئے باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔ (ملفوظات شریف ص 293 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

محرم الحرام میں مشہور مَن گھڑت رسومات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وخلیفہ مرسلین مسائل ذیل میں؟

1۔ بعض سنت جماعت عشرہ دس محرم الحرام کو نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔
2۔ ان دس دن میں کپڑے نہیں اُتارتے ہیں۔
3۔ ماہِ محرم میں شادی بیاہ نہیں کرتے ہیں۔
4۔ ان ایام میں سوائے امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم کے کسی کی نیاز و فاتحہ نہیں دلاتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے' ہر مہینہ ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن' ص 488)

تعزیہ پر منّت ماننا ناجائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے تعزیہ پر جا کر یہ منت مانی کہ میں یہاں سے ایک خرما لئے جاتا ہوں' درصورت کام پورا ہونے کے سالِ آئندہ میں نقرئی خرما تیار کرا کر چڑھاؤں گا؟

جواب: یہ محض باطل و [illegible] ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 501 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مہندی نکالنا' سوز خوانی اور مجالس کا انعقاد

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنّت و جماعت مسائل ذیل میں:

1۔ ایصالِ ثواب بر روح سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بروز عاشورہ جائز ہے یانہیں؟

2۔ تعزیہ بنانا اور مہندی نکالنا اور شبِ عاشورہ کو روشنی کرنا جائز ہے یانہیں؟

3۔ مجلسِ ذکرِ شہادت قائم کرنا اور اُس میں مرزا دبیر اور انیس وغیرہ روافض (شیعوں) کا کلام پڑھنا بطورِ سوز خوانی یا تحت اللفظ جائز ہے یانہیں اور اہلسنّت کو ایسی مجالس میں شریک ہونا مکروہ ہے یا حرام یا جائز ہے؟

4۔ حضرت قاسم کی شادی کا میدانِ کربلا میں ہونا جس بناء پر مہندی نکالی جاتی ہے اہلسنّت کے نزدیک ثابت ہے یانہیں؟ درصورت عدم ثبوت اس واقعہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی نسبت حضرت قاسم کی طرف کرنا خاندانِ نبوت کے ساتھ بے ادبی ہے یانہیں؟

5۔ روزِ عاشورہ کو میلہ قائم کرنا اور تعزیوں کو دفن کرنا اور اُن پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ اور بارہویں اور بیسویں صفر کو تیجہ اور دسواں اور چالیسواں اور مجلسیں قائم کرنا اور میلہ لگانا جائز ہے یانہیں؟

جواب: 1۔ روح پرفتوح امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب بروجہ صواب عاشورہ اور ہر روز مستحب و مستحسن ہے۔

2۔ تعزیہ مہندی روشنی مذکور سب بدعت و ناجائز ہے

3۔ نفس ذکر شریف کی مجلس جس میں اُن کے فضائل و مناقب و احادیث و روایات صحیح و معتبر ہے بیان کئے جائیں اور غم پروری نہ ہو مستحسن ہے اور مرثیئے حرام خصوصاً رافضیوں (شیعوں) کے کہ تبرائے ملعونہ سے کمتر خالی ہوتے ہیں اہلسنّت کو ایسی مجالس میں شرکت حرام ہے۔

4۔ نہ یہ شادی ثابت، نہ یہ مہندی سوا اختراع اختراعی کے کوئی چیز۔ نہ یہ غلط بیانی حد

خاص توہین تک بالغ

5۔ عاشورہ کا میلہ لغو و لہو و ممنوع ہے۔ یونہی تعزیوں کا دفن جس طور پر ہوتا ہے' نیت باطلہ پر مبنی اور تعظیم بدعت ہے اور تعزیہ پر جہل و حمق و بے معنی ہے' مجلسوں اور میلوں کا حال اوپر گزرا' نیز ایصال ثواب کا جواب کہ ہر روز محمود ہے جبکہ بروجہ جائز ہو (فتاویٰ رضویہ جدید' جلد 24 ص 501' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بُت یا تعزیہ کا چڑھاوا کھانا ناجائز ہے

سوال: بُت یا تعزیہ کا چڑھاوا مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یانہیں؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کے نزدیک بُت اور تعزیہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ تعزیہ بھی جائز نہیں' بُت کا چڑھاوا غیر خدا کی عبادت ہے اور تعزیہ پر جو ہوتا ہے وہ حضرات شہداء کرام کی نیاز ہے' اگرچہ تعزیہ پر رکھنا لغو ہے' بُت کی پوجا اور محبوبانِ خدا کی نیاز کیونکر برابر ہو سکتی ہے' اس کا کھانا (یعنی بُت کے چڑھاوے کا کھانا) مسلمانوں کیلئے حرام ہے اور اُس کا کھانا بھی نہ چاہئے

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 246' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

شیعوں کو لنگر کھلانا ناجائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آٹھ محرم الحرام کو روافض (شیعہ) جریدہ اٹھاتے ہیں' گشت کے وقت اُن کو اگر کوئی اہلسنّت و جماعت شربت کی سبیل لگا کر شربت پلائے یا اُن کو چائے' بسکٹ یا کھانا کھلائے اور اُن کو شمول میں کچھ اہلسنّت و جماعت بھی ہوں اور کھائیں پئیں تو یہ فعل کیسا ہے اور اُس سبیل وغیرہ میں چندہ دینا کیسا ہے؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ سبیل اور کھانا' چائے بسکٹ کہ رافضیوں (شیعہ) کے مجمع کے لئے کئے جائیں جو تبرا اور لعنت کا مجمع ہے' ناجائز و گناہ ہیں اور اُن میں چندہ دینا گناہ ہے اور اُن میں شامل ہونے والوں کا حشر بھی

انہیں کے ساتھ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 246 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وفات کے موقع پر بے ہودہ رسومات

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اُس میں شادی کے سے تکلُّف کرنا عمدہ عمدہ فرش بچھانا' یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم' تو یہ عقیدہ بھی اُس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو۔ (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعین والفاتحہ ص 14 مطبوعہ لاہور)

میّت کے گھر مہمان داری

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنا سخت منع ہے۔ (جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت مطبوعہ بریلی شریف ہندوستان)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ نے اپنی موت اپنی حیات میں کردی ہے تو اس صورت میں ہندہ کو کب تک دوسرے کے یہاں کی میت کا کھانا نہیں چاہئے اور اگر ہندہ کے گھر میں کوئی مر جائے تو اُس کا بھی کھانا جائز ہے اور کب تک یعنی برس تک یا چالیس دن تک۔ اور اگر ہندہ نے شروع سے جمعرات کی فاتحہ نہ دلائی ہو تو چالیس دن کے بعد سات جمعرات کی فاتحہ دلانا چاہئے' ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: میت کے یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کی دعوت کی جاتی ہے' اُس کھانے کی تو ہر طرح ممانعت ہے' اور بغیر دعوت کے جمعراتوں' چالیسویں' چھ ماہی' برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے' وہ بھی اگرچہ بے معنی ہے مگر اُس کا کھانا منع ہے۔ بہتر یہ

ہے کہ غنی نہ کھائے اور فقیر کو تو کچھ مضائقہ نہیں کہ وہی اُس کے مستحق ہیں اور ان سب احکام میں وہ جس نے اپنی موت اپنی حیات میں کردی اور جس نے نہ کی سب کے سب برابر ہیں اور اپنی یہاں موت ہو جائے تو اپنا کھانا کھانے کی کسی کو ممانعت نہیں اور چالیس دن کے بعد بھی جمعراتیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فقیروں کو جب اور جو کچھ دے ثواب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 673 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

ایصالِ ثواب سنت ہے اور موت میں ضیافت ممنوع

"فتح القدیر" وغیرہ میں ہے اہلِ میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔ امام احمد اور ابن ماجہ بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں ہم گروہ صحابہ اہلِ میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرنے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔ (فتح القدیر فصل فی الدفن مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر 2/103)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 604 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

سوئم کے چنے کون تناول کرسکتا ہے؟

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ نے سوئم کے چنوں اور طعام میت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں غنی نہ لے' فقیر لے اور وہ جو اُن کا منتظر رہتا ہے' اُن کے نہ ملنے سے ناخوش ہوتا ہے اُس کا قلب سیاہ ہوتا ہے' مشرک یا چمار کو اس کا دینا گناہ گناہ گناہ ہے جبکہ فقیر نے کر خود کھائے اور غنی لے ہی نہیں اور لے لئے ہوں تو مسلمان فقیر کو دے دے۔ یہ حکم عام فاتحہ کا ہے نیاز اولیاء کرام طعام موت نہیں وہ تبرک ہے فقیر و غنی سب لیں [illegible] بطور نذرِ شرعی نہ ہو۔ شرعی نذر پھر غیر فقیر کو جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم)

ایک اور جگہ یوں فرمایا میت کے یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور اُن کی دعوت کی

جاتی ہے اُس کھانے کی تو ہر طرح ممانعت ہے اور بغیر دعوت کے جمعراتوں، چالیسویں، چھ ماہی، برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے وہ بھی اگرچہ بے معنی ہے مگر اس کا کھانا منع نہیں بہتر ہے کہ غنی نہ کھائے (فتاویٰ رضویہ)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی وصیّت

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ نے یہ وصیت فرمائی کہ ہماری فاتحہ کا کھانا صرف فقراء کو کھلایا جائے (وصایا شریف)

میّت پر پھولوں کی چادر ڈالنا کیسا؟

سوال: ہمارے یہاں میت ہوگئی تھی تو اُس کے کفنانے کے بعد پھولوں کی چادر ڈالی گئی اس کو ایک پیش امام افغانی نے اتار ڈالا اور کہا یہ بدعت ہے ہم نہ ڈالنے دیں گے؟

الجواب: پھولوں کی چادر بالائے کفن ڈالنے میں شرعاً اصلاً حرج نہیں بلکہ نیت حسن سے حسن ہے جیسے قبور پر پھول ڈالنا کہ وہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کرتے ہیں اس سے میت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اُترتی ہے۔ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے قبروں پر گلاب اور پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور جلد 5 ص 351 مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)

''فتاویٰ امام قاضی خان'' و''امداد الفتاح شرح المصنف لمراقی الفلاح'' و''ردالمحتار علی الدرالمختار'' میں ہے: پھول جب تک تر رہے تسبیح کرتا رہتا ہے جس سے میت کو اُنس حاصل ہوتا ہے اور اُس کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے (ردالمحتار مطلب فی وضع الجرید ونحو الآس علی القبور جلد اول ص 606 مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9 ص 105 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور)

جنازہ پر چادر ڈالنا کیسا؟

سوال: جنازہ کے اوپر جو چادر نئی ڈالی جاتی ہے اگر پرانی ڈالی جائے تو جائز ہے یا

نہیں؟ اگر کُل برادری کے مُردوں کے اوپر ایک ہی چادر بنا کر ڈالتے رہا کریں تو جائز ہے یا نہیں؟ اُس کی قیمت مُردہ کے گھر سے یعنی قلیل قیمت لے کر مقبرہ قبرستان یا مدرسہ میں لگانی جائز ہے یا نہیں؟ اور چادر مذکور اُونی یا سُوتی بیش قیمت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چادر نئی ہو یا پرانی، یکساں ہے ہاں مسکین پر تصدُّق (صدقے) کی نیت ہو تو نئی اولیٰ اور اگر ایک ہی چادر معین کار رکھیں کہ ہر جنازے پر وہی ڈالی جائے پھر رکھ چھوڑی جائے اُس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ اُس کے لئے کپڑا وقف کر سکتے ہیں۔ ''درمختار'' میں ہے۔

ہٰذا یا جنازہ اور اُس کے کپڑے کا وقف صحیح ہے (درمختار کتاب الوقف جلد اول ص 380 مطبوعہ دہلی)

''طحطاوی'' و''ردالمحتار'' میں ہے: جنازہ کسرہ کے ساتھ چارپائی اور اُس کے کپڑے جن سے میت کو ڈھانپا جائے (ردالمحتار کتاب الوقف جلد 3 ص 375 مطبوعہ بیروت)

اور بیش قیمت بنظر زینت مکروہ ہے کہ میت محلِ تزئین نہیں اور خالص بہ نیت تصدُّق (صدقہ) میں حرج نہیں جیسا کہ ہدی (قربانی) کے جانور کے جھل۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 16 ص 123 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

گیارہویں شریف کا انعقاد

سوال: گیارہویں شریف کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں۔ گیارہویں شریف کے روز فاتحہ دلانے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے یا آڑے دن فاتحہ دلانے سے، بزرگوں کے دن کی یادگاری کیلئے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: محبوبانِ خدا کی یادگاری کے لئے دن مقرر کرنا بے شک جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ ہر سال کے اختتام پر شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لاتے تھے (جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیہ 13/24 دار احیاء التراث العربی بیروت 13/170)

شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایسی حدیث کو اعراس اولیائے کرام کے

لئے مستند مانا اور شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ نے کہا: مشائخ کے عُرس منانا اس حدیث سے ثابت ہے۔ (ہمعات ہمعہ 11 مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سندھ ص 58)

اُونچی قبریں بنانا خلاف سنت ہیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ خلافِ سنت ہے (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، جلد 3 ص 168)

میرے والد ماجد، میری والدہ ماجدہ میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔ (ملفوظات شریف ص 428، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

مزید فرماتے ہیں کہ اکابر علماء نے علماء ومشائخ کی قُبور پر عمارت بنانے کی اجازت دی ہے۔ ''کشف الغطاء'' میں ہے ''مطالب المومنین'' میں لکھا ہے کہ سلف نے مشہور علماء ومشائخ کی قبروں پر عمارت بنانا مباح (جائز) رکھا ہے کہ لوگ زیارت کریں اور اُس میں بیٹھ کر آرام لیں۔ لیکن اگر زینت کے لئے بنائیں تو حرام ہے۔ مدینہ منورہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قبروں پر اگلے زمانے میں قُبے تعمیر کئے گئے ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ اُس وقت جائز قرار دینے سے ہی یہ ہوا اور حضور ﷺ کے مرقدِ انور پر بھی ایک قُبہ ہے (کشف الغطاء باب دفن میت ص 55 مطبوعہ احمدی دہلی)

(فتاویٰ رضویہ جدیدہ جلد 9 ص 418 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

وقتِ دفن اذان کہنا کیسا؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ وقت دفن اذان کیوں کہی جاتی ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان کو دُور کرنے کے لئے کیونکہ حدیث شریف میں ہے اذان جب ہوتی ہے تو شیطان 36 میل دُور بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہیں کہ ''روحا'' تک بھاگتا ہے اور روحا مدینہ منورہ سے 36 میل دُور ہے (صحیح مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ حدیث 389-388، ص 204) (ملفوظات شریف ص 526 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

سوال: قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قبر پر اذان کہنے میں میت کا دل بہلتا اور اُس پر رحمتِ الٰہی کا اُترنا اور سوال جواب کے وقت شیطان کا دُور ہونا، اور اُن کے سوا اور بہت فائدے ہیں جن کی تفصیل ہمارے رسالے ''ایذان الاجر فی اذان القبر'' میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدیدہ جلد 23، ص 374 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایصالِ ثواب

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ فاتحہ، ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومن عمل نیک کا ایک ثواب اُس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کئے پر دس ہو جاتا ہے (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعیین والفاتحہ ص 14 مطبوعہ لاہور)

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اُس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے؟

حالانکہ اس کا طریقہ صرف جنابِ باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اُس کا محض غلط ہے (الحجۃ الفاتحہ لطیب التعیین والفاتحہ ص 14 مطبوعہ لاہور)

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصالِ ثواب کرسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد فرماتے ہیں ہاں کرسکتا ہے محتاجوں کو چھپا کر دے یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے ایسا نہ کرنا چاہئے (ملفوظات شریف، حصہ سوم، ص 48 مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ ہندوستان)

قرآن خوانی کی اُجرت

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ نے قرآن خوانی کے لئے اُجرت

لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے (دیکھئے فتاوی رضویہ جلد چہارم ص 318 مطبوعہ مبارکپور ہندوستان)

شبِ براٴت اور شادی میں آتش بازی

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب براٴت میں رائج ہے' بے شک حرام اور پورا حرام ہے۔ اسی طرح یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں۔ جس شادی میں اس طرح کی حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں یا اُن لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مرد عورتوں پر لازم ہے فوراً اسی وقت (محفل سے) اُٹھ جائیں۔

(ہادی الناس ص 3)

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

1۔ نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے

2۔ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا تکبر کرنا جائز نہیں

3۔ دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں

4۔ انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں

5۔ نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں

6۔ اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں

7۔ احادیث جو اس بارے میں آئیں انہیں معانی کی طرف ناظر ہیں کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعی ایسے الفاظ سے پکارنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز و حرام ہے اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو (اراءۃ الادب لفاضل النسب ص 3)

پیرومُرشد اور مریدہ کے درمیان پردہ

بعض خانقاہوں میں پیر صاحب اپنے مرید اور مریدنیوں کو بے پردہ اپنے سامنے بٹھاتے ہیں۔ بے تکلّفی کے ساتھ گفتگو ہنسی مذاق کرتے ہیں اور بعض تو معاذ اللہ اپنی مریدنیوں سے ہاتھ بھی ملاتے ہیں اور مریدنیوں کی پیٹھ پر ہاتھ بھی مارتے ہیں مگر اس ناجائز فعل کے متعلق سنیوں کے امام امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے بے شک پیر مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا۔ حضور ﷺ سے بڑھ کر اُمت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہئے تھا کہ نبی سے اُس کی اُمت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا (مسائل سماع مطبوعہ لاہور ص 32)

جعلی عاملوں کا فال کھولنا

جگہ جگہ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر جعلی عاملوں کا ایک گروہ سرگرم عمل ہے' جو لئے سیدھے فال نامے نکال کر عوام کے عقائد کو متزلزل کرتے ہیں' سادہ لوح مسلمانوں کی جیبیں خالی کروائی جاتی ہیں پھر یہ سب اہلسنّت کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے مگر اہلسنّت کے امام اپنی کتاب میں مسلمانوں کی اصلاح اس طرح فرماتے ہیں۔

سوال: فال کیا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ سعدی و حافظ وغیرہ کے فالنامے صحیح ہیں یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں فال ایک قسم کا استخارہ ہے' استخارہ کی اصل کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے' مگر یہ فالنامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں بے اصل و باطل ہیں اور قرآن عظیم سے فال کھولنا منع ہے اور دیوان حافظ وغیرہ سے بطور تفاؤل جائز ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید جلد 23 ص 327 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

شیعوں کی مجالس میں جانا، نیاز کھانا سیاہ لباس حرام ہے

بعض لوگ امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور ان کے پیروکاروں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ شیعہ حضرات کے حمایتی ہیں جبکہ اس کے برعکس امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتابوں میں شیعوں اور اُن کے باطل عقائد کی اتنی مخالفت موجود ہے جتنی کسی اور فرقے کے پیشوا کی بھی کتابوں میں نہیں ملتی چنانچہ......

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں رافضیوں (شیعوں) کی مجلس میں مسلمانوں کا جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے۔ اُن کی نیاز کی چیز نہ لی جائے ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم اُن کے ناپاک قلتین کا پانی ضرور ہوتا ہے اور وہ حاضری تخت ملعون ہے اور اُس میں شرکت موجب لعنت۔ محرم الحرام میں سبز اور سیاہ کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیاں لیام (شیعوں کا طریقہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، جدید، کتاب الحظر والاباحۃ، مجالس ومحافل مسئلہ..... 756/23 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حیاتِ انبیاء اور حیاتِ اولیاء

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے

(سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز، حدیث 1637، جلد 2 ص 291)

ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً اُن کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے

(ملخصاً حاشیہ تفسیر الصاوی پارہ 3، سورہ آل عمران تحت الایۃ جلد اول ص 340)

اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں اُن کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا، ان کی ازواج کو نکاح

حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں، علماء، شہداء کی حیات برزخیہ (یعنی عالم برزخ کی زندگی) اگرچہ حیاتِ دنیویہ (یعنی دنیوی زندگی) سے افضل واعلیٰ ہے مگر اُس پر احکام دنیویہ جاری نہیں۔ اور اُن کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُن کی ازواج عدت کریں گی۔ (زرقانی علی المواہب اللدنیۃ النوع الرابع جلد 7 ص 365,364)

(ملفوظات شریف ص 362 مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی، اُن کا وصال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن الحاج مکی "مدخل" اور امام احمد قسطلانی "مواہب لدنیہ" میں اور ائمہ دین رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں اور اُن کی نیتوں، اُن کے ارادوں، اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور ﷺ پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

(المدخل لابن الحاج، فصل فی زیارۃ القبور جلد اول ص 252 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10، ص 764 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب ذاتی اور حضور ﷺ کا علمِ غیب عطائی ہے

پہلا فتویٰ

کیا اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﷺ کا علم برابر ہے؟ امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم اہلسنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب عنایت فرمایا خود رب جل جلالہٗ فرماتا ہے:

﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ﴾ (سورہ تکویر: آیت 24، پارہ 30)

ترجمہ: یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

"تفسیر معالم التنزیل" اور "تفسیر خازن" میں ہے یعنی حضور ﷺ کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں۔ (تفسیر خازن سورہ تکویر تحت الآیۃ 24 جلد 4 ص 357)

اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کا علم برابر تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کردی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی جل جلالہٗ سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہوسکتی جو ایک قطرے کے کروڑ ہویں حصے کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی (یعنی محدود) کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی (یعنی لامحدود) متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہے۔ (ملفوظات شریف ص 93 تخریج شدہ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

دوسرا فتویٰ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم غیب ذاتی کہ اپنی ذات سے ہے کسی کے دیئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ ان آیتوں میں یہی معنی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیئے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے انبیاء کرام کو معلوم ہونا ضروریات دین سے ہے۔ قرآن مجید کی بہت آیتیں اس کے ثبوت میں ہیں (فتاویٰ رضویہ)

تیسرا فتویٰ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے پھر اس کی عطا سے اس کے حبیب ﷺ کو ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 27 ص 233 رسالہ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، لاہور)

جاہل پیر کا مرید ہونا

موجودہ دور میں ہر جانب جاہل پیروں اور جعلی صوفیوں کا ڈیرہ ہے نادان لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور اپنا مال ان پر لٹاتے ہیں پھر جب ہوش آتا ہے تو چیخ اٹھتے ہیں کہ پیر صاحب نے ہمیں لوٹ لیا۔ ہمارا مال کھالیا۔ ہماری عزت پامال کردی۔ اسی لئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے جاہل فقیر و پیر سے بیعت کرنے کی ممانعت

فرمائی ہے۔ ہمیشہ سنی صحیح العقیدہ عالم اور پابند شریعت پیر سے بیعت کی جائے چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے
(ملفوظات شریف ص 297 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

بیعت کے چار شرائط ہیں

بیعت اس شخص سے کرنا چاہئے جس میں چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔

1۔ سنی صحیح العقیدہ ہو۔

2۔ کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے۔

3۔ اس کا سلسلہ حضور ﷺ تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو منقطع (یعنی ٹوٹا ہوا) نہ ہو۔

4۔ فاسق معلن نہ ہو۔

تانبے اور پیتل کے تعویذ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ تانبے پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تانبے اور پیتل کے تعویذ مرد و عورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی کے تعویذ مرد کو حرام عورت کو جائز ہیں (ملفوظات شریف ص 328 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام ضامن کا پیسہ

آج کل ایک رواج چل پڑا ہے کہ جب بھی کوئی شخص سفر میں جاتا ہے یا کسی کی جان کی حفاظت مقصود ہوتی ہے تو عورتیں اس کے بازو پر ایک سکہ کپڑے میں لپیٹ کر باندھ دیتی ہیں اور اس کا نام "امام ضامن" رکھا گیا ہے جو کہ بالکل خود ساختہ کام ہے نہ اس کی کوئی اصل

ہے نہ کہیں اُس کا حکم دیا گیا ہے۔ بعض بدلگام لوگ اس کو بھی اہلسنت کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بریلویوں کے امام کا کام ہے حالانکہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کا اس کام سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اُس کی کوئی اصل ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ نہیں (ملفوظات شریف ص 328 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

غیر اللہ سے استغاثہ اور مدد کے متعلق عقیدہ

غیر اللہ سے استغاثہ اور مدد کے متعلق مسلمانوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو معبود مان کر اُن سے مدد مانگتے ہیں جو کہ کھلا بہتان ہے۔ مسلمانان اہلسنت بزرگانِ دین کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر جان کر ان سے مدد مانگتے ہیں۔ اس معاملے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خامُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کو خوب بدنام کیا جاتا ہے اور معاذ اللہ مُشرک اور بدعتی تک کہا اور مشہور کیا جاتا ہے۔ اے کاش! ایسے لوگ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تو ایسی بدگمانی نہ پھیلاتے۔ اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں:

حضور ﷺ اور اولیاء کرام سے استغاثہ اور استعانت مشروط طور پر جائز ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں "باذنِ الٰہی والمدبرات امر" اسے مانے اور اعتماد کرے کہ بے حکم خدا تعالیٰ ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ تعالیٰ کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سُن سکتا۔ پلک نہیں ہلا سکتا اور یہی سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے (بحوالہ احکام شریعت، صفحہ 11، مسئلہ 2 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، شہید مسجد کھارادر، کراچی)

فرائض کو چھوڑ کر نفل بجالانا

وقت کے امام پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے اس اُمت کو مستحبات اور نوافل میں لگا دیا۔ فرائض کی اہمیت کو فراموش کیا گیا حالانکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ کے فتاوے اور اُن کی کتابوں کا اگر کوئی تعصُّب کی عینک اُتار کر مطالعہ کرے تو وہ بے ساختہ بول اٹھے گا کہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ اسلامی عقائد کے ترجمان تھے چنانچہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب "فتوح الغیب" میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ اس کتاب میں فرمایا کہ اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سُنّن و نوافل میں مشغول ہو تو سُنّن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں (اعزاز کتاوفی صدقۃ مانع الزکوٰۃ مطبوعہ دہلی ص 10-11)

طریقت کی اصل تعریف

جاہل لوگوں نے مسلک اہلسنّت کو بدنام کرنے کے لئے جہالت کا نام طریقت رکھ دیا' چرس' بھنگ' ناچ گانے' سٹے کے نمبر بتانے والوں اور جعلی عاملوں کا نام طریقت رکھ دیا اور معاذ اللہ یہ بہتان اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ پر لگایا جاتا ہے کہ یہ انہوں نے سکھایا ہے۔ امام اہلسنّت کی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو حقیقت سامنے آجاتی ہے چنانچہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ طریقت نام ہے "وصول الی اللہ کا" محض جنون و جہالت ہے کہ دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے "طریق، طریقہ، طریقت" راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تعالیٰ تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک لے جائے گی' جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا (مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء مطبوعہ کراچی ص 7)

جشنِ وِلادت کا چراغاں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی بیج شاخہ مشعل) فانوس فروش وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ علماء فرماتے ہیں یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں (ملخصاً تفسیر کشاف سورۂ فرقان، تحت الایۃ 67 جلد سوم ص 293)

جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی

(ملفوظات شریف ص 174 مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام غزالی علیہ الرحمہ نے ''احیاء العلوم'' میں حضرت سیّد ابو علی رودباری علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلسِ ذکر شریف ترتیب دی ہے اور اُس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے۔ بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی وہ بجھا دیجئے۔ کوشش کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی (احیاء علوم الدین الجز الثانی کتاب آداب الاکل ص 26)

جناب رسالت مآب ﷺ کو ادب کے ساتھ پکارنا

ادب اور تعظیم کا تقاضا یہ ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کو آپ کے ذاتی نام محمد ﷺ سے نہ پکارا جائے اور نہ ہی نعت شریف میں پڑھا جائے بلکہ ''یا رسول اللہ''، ''یا حبیب اللہ''، ''یا نبی اللہ'' اور ''یا رحمۃ للعالمین'' ﷺ کہہ کر ندا دی جائے۔

اسی لئے مساجد میں محرابوں میں پوسٹروں اور بینروں میں بھی ''یا محمد ﷺ'' کی جگہ ''یا رسول اللہ''، ''یا حبیب اللہ''، ''یا نبی اللہ'' اور ''یا رحمۃ للعالمین'' ﷺ تحریر کیا جائے تاکہ حضور ﷺ کا ادب و احترام ملحوظ رہے۔

چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب

میں ارشاد فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی آیت ہے کہ ''رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو'' اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آ گئے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے۔ اگر روایت میں مثلاً یا محمد ﷺ آیا ہو تو اُس کی جگہ بھی یا رسول اللہ ﷺ کہے۔ اس مسئلہ کے بیان کے لئے امام اہلسنت علیہ الرحمہ کا رسالہ ''تجلّی الیقین بانّ نبیّنا سیّد المرسلین'' دیکھئے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 15 ص 171 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

مرد کا بال بڑھانا

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں۔

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ جہالت ہے۔ حضور ﷺ نے بکثرت احادیث صحیحہ میں ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور عورتوں پر جو مردوں سے

(صحیح بخاری، کتاب اللباس حدیث 5885 ص 4)

اور تشبّہ کے لئے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضروری نہیں (صرف) ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے (ملفوظات شریف ص 297 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

مرد کو چوٹی رکھنا حرام ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقیر رکھتے ہیں۔

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں''۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث 3151، جلد اول ص 727)

(ملفوظات شریف ص 281 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو معشوق کہنا ناجائز ہے؟

سوال: اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور ﷺ کو اُس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محالِ قطعی ہیں اور ایسا لفظ بے وُرودِ ثبوتِ شرعی اللہ تعالیٰ کی شان میں بولنا ممنوعِ قطعی۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 114 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدینہ طیبہ کو ''یثرب'' کہنا ناجائز و گناہ ہے

سوال: کیا حکم شرع شریف کا اس بارے میں کہ مدینہ شریف کو ''یثرب'' کہنا جائز ہے یا نہیں؟ جو شخص یہ لفظ کہے اُس کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مدینہ طیبہ کو ''یثرب'' کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو ''مدینہ'' کو ''یثرب'' کہے اُس پر توبہ واجب ہے، مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے (اسے امام احمد نے بسندِ صحیح براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔ (مسند امام احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت 285/4)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 ص 116 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدینہ منوّرہ مکۃ المکرّمہ سے بھی افضل ہے

سوال: حضور ﷺ کا مزارِ اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کرسی و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

الجواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تُربتِ اطہر یعنی وہ زمین کہ جسمِ انور سے متصل ہے کعبہ معظمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب زیارۃ سید المرسلین ﷺ ص 336 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

باقی مزار شریف کا بالائی حصہ اُس میں داخل نہیں کہ کعبہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے ہاں اِس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضعِ تُربتِ اطہر اور مکہ معظمہ سوائے کعبہ مکرمہ اُن دونوں میں کون افضل ہے، اکثر جانبِ ثانی ہیں اور اپنا مسلک اولیٰ اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے۔

طبرانی شریف کی حدیث شریف میں تصریح ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث 4450، جلد 4 ص 288 مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10 ص 711 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

حرام مال پر نیاز دینا نرا وبال ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام مال پر نیاز دیتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور ﷺ قبول فرما لیتے ہیں اُس شخص کا یہ قول غلط صریح و باطل قبیح اور حضور ﷺ پر افترائے فضیح ہے۔

زنہار مال حرام قابلِ قبول نہیں، نہ اُسے راہِ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اُس پر ثواب ہے بلکہ نرا وبال ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 21 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ص 105)

جاہلانہ رسم

سوال: یہ جو بعض جُہلا بغرض ڈورے کیا کرتے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ خاتونِ جنت ہر کسی گھر ماہ ساون بھادوں میں جایا کرتی اور ایک ایک ڈورا اُن کے کان میں باندھ کر یہ کہا کرتیں کہ پوریاں پکا کر فاتحہ دلا کر لانا، اس کی کچھ سند ہے یا واہیات ہے؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ ڈوروں کی رسم محض بے اصل و مردود ہے اور حضرت خاتونِ جنت کی طرف اس کی نسبت محض جھوٹ بُرا افتراء ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 272 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ماہ صفر المظفّر منحوس نہیں

عوام میں بیماری پھیلی ہوئی ہے کہ ماہ صفر المظفر منحوس ہے، اس میں بلائیں اُترتی ہیں اس ماہ میں کوئی خوشی کی تقریب منعقد نہ کی جائے خصوصاً شروع ماہ کی تیرہ تاریخوں میں اور آخری تاریخوں میں......

سوال: اکثر لوگ 3، 13 یا 23، 8، 18، 28 وغیرہ تواریخ اور پنج شنبہ و یکشنبہ و چہارشنبہ وغیرہ ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے۔ اعتقاد یہ ہے کہ سخت نقصان پہنچے گا اُن کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ سب باطل و بے اصل ہے (فتاوٰی رضویہ جدید جلد 23 ص 272 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، لاہور)

آخری بدھ کی شرعی حیثیت

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ماہ صفر المظفر کی آخری بدھ کی کوئی اصل نہیں۔ نہ اس دن حضور ﷺ کی صحت یابی کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وصال شریف ہوا اُس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے ابتلائے ایوب علیہ السّلام اسی دن تھی۔ (فتاوٰی رضویہ جلد 10 ص 117)

یزید کیلئے مغفرت والی نماز کی روایت بے اصل ہے

سوال: بعد سلام مسنون معروض خدمت ہوں کہ نماز غفیرا کی بابت میں ذکر الشہادتین دیکھا ہے کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یزید کو واسطے مغفرت کے بتائی تھی مجھے اس نماز کی تلاش ہے، میں پڑھنا چاہتا ہوں براہ مہربانی اِس مسئلہ پر التفات مبذول فرما ترتیب نماز سے اطلاع دیجئے؟

جواب: وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ روایت محض بے اصل ہے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کوئی نماز یزید پلید کی مغفرت کے لئے اُس کو تعلیم نہ

فرمائی۔ (فتاوٰی رضویہ جدید جلد 28، ص 52، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، لاہور)

لال کافر کو قتل کرنے والی روایت بے اصل ہے

سوال: سُنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لال کافر کو مارا اور بھاگا اور ہنوز زندہ ہے آیا اُس کی کوئی خبر حدیث سے ہے؟ اور کب تک زندہ رہے گا؟ پھر ایمان لائے گا یا نہیں؟

جواب: یہ بے اصل ہے (فتاوٰی رضویہ جدید جلد 28، ص 366 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ملک الموت سے زنبیل

ارواح چھین لینے والا واقعہ

سوال: کہا جاتا ہے کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السّلام سے حضرت پیرانِ پیر نے ناراض اور غصہ میں ہوکر چھین لی تھی؟

جواب: زنبیل ارواح (روحوں کا تھیلا) چھین لینا خرافات جہال سے ہے۔ سیّدنا عزرائیل علیہ السّلام رُسُل ملائکہ سے ہیں اور رُسُل ملائکہ اولیاء بشر سے بالاجماع افضل ہیں تو مسلمانوں کو ایسی اباطیل واہیہ سے احتراز لازم ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جدید جلد 28 ص 419 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

روزہ مُشکل کُشا

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا حضور اکثر عورتیں مشکل کُشا علی کا روزہ رکھتی ہیں کیسا ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا روزہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کا روزہ رکھیں اور اُس کا ثواب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی نذر کریں تو حرج نہیں مگر اس میں یہ کرتی ہیں کہ روزہ آدھی رات تک رکھتی ہیں۔ شام کو افطار نہیں کرتیں۔ آدھی رات کے بعد گھر کا کواڑ کھول کر کچھ

دعا مانگتی ہیں۔ اُس وقت روزہ افطار کرتی ہیں یہ شیطانی رسم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 4 ص 66)

داڑھی منڈوانے اور کتروانے والا فاسق

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ داڑھی منڈوانے اور کتروانے والا شخص فاسق مُعلن ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے (احکام شریعت جلد دوم ص 321 مطبوعہ میرٹھ ہندوستان)

کھانا بیٹھ کر، جوتے اُتار کر کھانا چاہئے

آج کل دعوتوں میں منحوس روایت پیدا ہوگئی کہ لوگ کھڑے ہوکر کھانا کھاتے ہیں۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث شریف یاد دلائی ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے بیٹھ کر اور جوتے اُتار کر کھانے کا حکم دیا ہے۔

(فتاویٰ افریقہ ص 38 مطبوعہ کانپور ہندوستان)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے

ہمارے نوجوانوں میں یہ بیماری کثرت سے پائی جاتی ہے کہ وہ کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پیشاب کے چھینٹے اردگرد اور کپڑوں پر پڑتے ہیں اور پھر آدمی ناپاک ہوجاتا ہے۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث شریف یاد دلائی جس میں حضور ﷺ نے فرمایا بے ادبی اور بدتہذیبی ہے کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے (فتاویٰ افریقہ ص 10/9 مطبوعہ کانپور ہندوستان)

قبروں پر جُوتا پہن کر چلنا اہلِ قُبور کی توہین ہے

جب لوگ قبرستان میں تدفین کے لئے یا اہلِ خانہ کی قُبور پر فاتحہ پڑھنے جاتے ہیں تو قبروں پر بیٹھتے اور چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ

نے جُوتا پہن کر قبروں پر چلنے کو اہلِ قُبور کی توہین قرار دیا ہے (فتاویٰ رضویہ شریف جلد 4 ص 107)

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہمیشہ سے مسلمان تھے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ کے مسلمان تھے یا کہ علی مافی "تاریخ الخلفاء" للسیوطی و "ردالمحتار" لابن عابدین و "جامع المناقب" وغیرہ (جیسا کہ امام سیوطی کی "تاریخ الخلفاء"، علامہ ابن عابدین شامی کی "ردالمحتار" اور "جامع المناقب" وغیرہ میں ہے) تیرہ یا دس یا نو یا آٹھ برس کے سن میں ایمان لائے ہیں اور اگر ہمیشہ مسلمان تھے تو پھر ایمان لانا چہ معنی دارد۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ الاسنیٰ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الاجل الاظہر دونوں حضرات عالم ذُرِّیت سے روزِ ولادت، روزِ ولادت سے سنِ تمیز، سنِ تمیز سے ہنگامِ ظہورِ پُرنورِ آفتابِ بعثت، ظہورِ بعثت سے وقتِ وفات، وقتِ وفات سے ابد الآباد تک بحمد اللہ تعالیٰ موحد وموقن ومسلم ومومن وطیب وزکی وطاہر ونقی تھے اور ہیں اور رہیں گے۔ کبھی کسی وقت کسی حال میں لحظہ ایک آن کو لوثِ کفر وشرک وانکار اُن کے پاک، مبارک، ستھرے دامنوں تک اصلاً نہ پہنچا نہ پہنچے۔

عالمِ ذُرِّیت سے روزِ ولادت تک اسلام یثاقی تھا کہ "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، قَالُوْا بَلٰی" (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں) روزِ ولادت سے سنِ تمیز تک اسلام فطری کہ حدیث پاک میں ہے ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے (صحیح بخاری) سنِ تمیز سے روزِ بعثت تک اسلام توحیدی کہ ان حضرات والا صفات نے زمانہ فترت میں بھی کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا، کبھی غیر خُدا کو خُدا نہ قرار دیا ہمیشہ ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ایک ہی کہا اور ایک ہی سے کام رہا (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 28 ص 459، مسئلہ نمبر 20، رسالہ: تنزیہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ عہد [illegible] جامعہ نظامیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا، کا مطلب

سوال: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ (بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام کو

اپنی صورت پر پیدا کیا) اور حضور سے یہ عرض ہے کہ یہ حدیث ہے یا قول ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اور اضافت شرف کے لئے ہے جیسے بَیْتِی (میرا گھر) اور نَاقَةُ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی اونٹنی) یا ضمیر آدم علیہ السّلام کی طرف ہے یعنی آدم علیہ السّلام کو ان کی کامل صورت پر بنایا "طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا" ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا بخلاف اولادِ آدم کہ بچہ چھوٹا پیدا ہوتا پھر بڑھ کر اپنے کامل قد کو پہنچتا ہے (فتاوی رضویہ جدید جلد 27 ص 43 کتاب الشتی، مسئلہ نمبر 3، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، لاہور)

بجلی کیا شے ہے؟

سوال: بجلی کیا شے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جس کا نام "رعد" ہے اُس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اُس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے اُس کی تری سے آگ جھڑتی ہے اُس کا نام "بجلی" ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید جلد 27 ص 23 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

زلزلہ کیوں آتا ہے؟

سوال: زلزلہ آنے کا کیا باعث ہے؟

جواب: اصلی باعث آدمیوں کے گناہ ہے اور پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ تمام زمین کو محیط ہے اور اُس کے ریشے زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین پر معاذ اللہ زلزلہ کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اُس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے زمین ہلنے لگتی ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید جلد 27 ص 93 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واقعۂ معراج سے منسوب کچھ من گھڑت باتیں

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ مولوی غلام

امام شہید نے ص 95 سطر گیارہ میں لکھا ہے کہ شبِ معراج میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز صاحب لولاک ﷺ کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور حضور ﷺ گردنِ غوث اعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کے فرزندوں اور ذُرِّیاتِ طیبات سے ہوں۔ اگر آج نعمت سے کچھ منزلت بخشئے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا کہ محی الدین ہے اور جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا اور اِس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منازل اثناء عشریہ بھی "تحفہ قادریہ" سے لکھتے ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 8 سطر نمبر 5 میں مرقوم ہے کہ حضور ﷺ خوش ہو کر بُراق پر سوار ہونے لگے۔ بُراق نے شوخی شروع کی۔ جبریل علیہ السّلام نے کہا یہ کیا بے حرمتی ہے تو نہیں جانتا کہ تیرا سوار کون ہے؟ حضور ﷺ ہیں۔ بُراق نے کہا اے امین وحی الٰہی! تم اِس وقت خفگی مت کرو مجھے حضور ﷺ کی جناب میں التماس کرنی ہے۔ فرمایا بیان کرو۔ عرض کیا آج میں دولت زیارت سے مشرف ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر بُراق آپ کی سواری کے واسطے آئیں گے اُمیدوار ہوں کہ حضور! سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے اُس کی التجا قبول فرمائی۔ صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ وہ بُراق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑھا اور اُونچا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا کیا یہ روایت صحیح ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کُتب احادیث و سیر میں اِس روایت کا نشان نہیں۔ "رسالہ غلام امام شہید" محض نامعتبر بلکہ صریح اباطیل و موضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثناء عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اُس کا تذکرہ دیکھا۔ "تحفۂ اثنا عشریہ" اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے میں اُس کے مطالعہ بالاستعیاب سے بارہا مشرف ہوا جو نسخہ میرے پاس ہے یا جو میری نظر سے گزرا ہے اس میں یہ روایت اصلاً نہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید جلد 26 ص 397 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

''یا جنید'' والے واقعہ کی اصل حقیقت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جنید ایک بزرگ کامل تھے۔ انہوں نے سفر کیا۔ راستے میں ایک دریا پڑا۔ اُس کو پار کرتے وقت ایک آدمی نے کہا کہ مجھ کو بھی دریا کے پار کر دیجئے۔ تب اُن بزرگ کامل نے کہا تم میرے پیچھے یا جنید یا جنید کہتے چلو اور میں اللہ اللہ کہتا چلوں گا۔ درمیان میں وہ آدمی بھی اللہ اللہ کہنے لگا۔ تب وہ ڈوبنے لگا' اُس وقت اُن بزرگ نے کہا کہ تو اللہ اللہ مت کہہ یا جنید یا جنید کہہ تب اُس آدمی نے یا جنید یا جنید کہا تب وہ نہیں ڈوبا' یہ درست ہے یا نہیں؟ اور بزرگ کامل کے لئے کیا حکم ہے اور آدمی کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ غلط ہے کہ سفر میں دریا ملا بلکہ ''دجلہ'' ہی کے پار جانا تھا اور یہ بھی زیادہ ہے کہ میں اللہ اللہ کہتا چلوں گا اور یہ محض افتراء ہے کہ انہوں نے فرمایا تو اللہ اللہ مت کہہ۔ یا جنید کہنا خصوصاً حیات دنیاوی میں خصوصاً جبکہ پیش نظر موجود ہیں اُسے کون منع کر سکتا ہے کہ آدمی کا حکم پوچھا جائے اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے لئے حکم پوچھنا کمال بے ادبی وگستاخی ودریدہ دہنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26 'ص 436 'مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعرابِ قرآنی کا موجد کون ہے؟

سوال: اعرابِ قرآنی کی ایجاد کس سن میں ہوئی اور اس کا بانی کون ہے؟ یہ بدعت حسنہ ہے یا سیئہ؟ اگر بدعت حسنہ ہے تو (ہر بدعت گمراہی ہے) کے کیا معنی ہیں؟

جواب: زمانہ عبدالملک بن مروان میں اس کی درخواست سے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے شاگرد حضرت ابوالاسود دؤلی نے یہ کار نیک کیا (یہ کام) بدعت حسنہ تھا اور تمام ممالک عجم میں یقیناً واجب کہ عام لوگ (اعراب) کے بغیر صحیح تلاوت نہیں کر سکتے۔

بدعت ضلالت وہ ہے کہ رد ومزاحمت [illegible] مؤید ومزاحمت سنت کرے اور یہ تو مؤیدہ ومعین سنت بلکہ ذریعہ ادائے فرض ہے۔ کیونکہ لحن بلا خلاف حرام ہے جیسا کہ ''عالمگیری'' میں ہے لہٰذا اس کا چھوڑنا فرض ہے اور یہ اُس سے بچنے کا راستہ

ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26 ص 399 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پہلے حنفی تھے؟

سوال: یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہٰذا تم میرے مذہب میں آجاؤ۔ میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی اس لئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنفی سے حنبلی ہو گئے؟

جواب: یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا' مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اُس کی تقویت فرمائی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 2 'ص 433 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

منصور بن حلاّج کا اصل واقعہ

سوال: مکرم ومعظم بعد آداب نیاز کے گزارش ہے کہ اگر برائے مہربانی اُن واقعات کہ جن کی بناء پر حضرت منصور بن حلاّج کے بارے میں فتویٰ دیا گیا تھا' مطلع فرمائیں تو بہت ممنون ہوں اگر فتوٰی میں کسی آیت شریف کا حوالہ دیا گیا ہو تو اُس کو بھی لکھ دیجئے گا۔ اِس تکلیف دہی کو معاف فرمایئے گا۔ ایک معاملہ میں اِس کی بہت ضرورت ہے......

جواب: حضرت حسین بن منصور حلاج علیہ الرحمہ جن کو عوام منصور کہتے ہیں' منصور اُن کے والد کا نام تھا۔ اُن کا اسم گرامی حسین' اکابر اہل حال سے تھے' اُن کی ایک بہن اُن سے بدرجہا مرتبہ ولایت ومعرفت [illegible] تھیں۔ وہ آخر شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یادِ الٰہی میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن اُن کی آنکھ کھلی بہن کو نہ پایا' گھر میں ہر جگہ تلاش کیا' پتہ نہ چلا' اُن کو وسوسہ گزرا۔ دوسری شب میں قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے۔ وہ اپنے

وقت پر اٹھ کر چلیں' یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہولئے' دیکھتے رہے' آسمان سے سونے کی زنجیریں یاقوت کا جام اُترا اور اُن کے دہن مبارک کے برابر آ لگا۔ انہوں نے پینا شروع کیا۔ اُن سے صبر نہ ہوسکا کہ یہ جنت کی نعمت نہ ملے بے اختیار کہہ اٹھے کہ بہن تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑو۔ انہوں نے ایک جرعہ چھوڑ دیا۔ انہوں نے پیا' اس کے پیتے ہی ہر جڑی بوٹی ہر در و دیوار سے اُن کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ مستحق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا۔ "اَنَـا لَا حَقُّ" بے شک میں سب سے زیادہ اس کا سزاوار ہوں۔ لوگوں کے سننے میں آیا "انا الحق" (میں حق میں) وہ دعویٰ خدائی سمجھے اور یہ کفر ہے اور مسلمان ہوکر جو کفر کرے' مرتد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔ اس حدیث کو اصحاب ستہ میں سے "مسلم" کے علاوہ سب نے اور امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 26 ص 400 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حضور ﷺ کا معراج کی رات اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات میں بچشم خود اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رؤیت بمعنی احاطہ کا انکار فرماتی ہیں کہ "لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ" سے سند لاتی ہیں اور احادیث صحیحہ میں رؤیت کا اثبات بمعنی احاطہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شے محیط نہیں ہوسکتی' وہی ہر شے کو محیط ہے اور اثبات نفی پر مقدم (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 29 ص 332 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تاش اور شطرنج کھیلنا گناہ و حرام ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تاش و شطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں (تاش و شطرنج) ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ و حرام کہ اس میں

تصاویر بھی ہیں (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 113 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

کیا انبیائے کرام علیہم السلام کے فُضلات شریفہ پاک ہیں

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدّث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے فُضلات شریفہ (یعنی جسم سے خارج ہونے والے زائد مادے مثل بول و براز وغیرہا) پاک ہیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا پاک ہیں اور اُن کے والدین کریمین کے وہ نُطفے بھی پاک ہیں' جن سے یہ حضرات پیدا ہوئے (شرح الشفاء للقاضی عیاض جلد اول ص 168' شرح العلامۃ الزرقانی جلد اول ص 194)

(ملفوظات شریف ص 456 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

پائنچے ٹخنے سے نیچے رکھنا مکروہ تنزیہی ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پائنچے ٹخنے سے نیچے بھی مکروہ تنزیہی ہے یعنی صرف خلافِ اولیٰ جبکہ بہ نیت تکبر نہ ہو۔

"فتاویٰ عالمگیری" میں (مسئلہ مذکورہ کی) تصریح کی گئی اور اس بارے میں "صحیح بخاری" کی حدیث موجود ہے۔ تم اُن لوگوں میں سے نہیں جو بر بنائے تکبر ٹخنوں سے نیچے ازار (شلوار) لٹکاتے ہیں (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضور ﷺ نے اُن سے ارشاد فرمایا تھا)۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 ص 98 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ذکر کرتے وقت بناوٹی وجد حرام ہے

بعض حلقۂ [illegible] میں کچھ لوگ بناوٹی طور پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اُچھل کود شروع کردیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے اوپر گر پڑتے ہیں۔ جس سے مجلس کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ دیکھنے والے کو تماشا محسوس ہوتا ہے۔ ایسے ہی کاموں کے متعلق امام اہلسنّت امام

احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ذِکرِ جلی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور آواز کس قدر بلند کرسکتا ہے' کوئی حد معیّن ہے یا نہیں؟ حلقہ باندھ کر ذِکر کرتے وقت ذِکر کرتے کرتے کھڑے ہوجانا اور سینہ پر ہاتھ مارنا' ایک دوسرے پر گر پڑنا' لیٹ جانا' رونا' زاری کی دھوم مچانا کیسا ہے؟

جواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ذِکرِ جلی جائز ہے' حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو یا کسی نمازی' مریض یا سوتے کو تکلیف پہنچے اور ذِکر کرتے کرتے کھڑا ہوجانا وغیرہا افعالِ مذکورہ اگر بحالتِ وجدِ صحیح ہیں تو کوئی حرج نہیں اور معاذ اللہ ریاکاری کے لئے بناوٹ ہیں تو حرام ہیں (اور ان دونوں کے درمیان کچھ درمیانی درجات ہیں جو عوام کے لئے ذِکر نہیں کئے جاسکتے) (فتاویٰ رضویہ)

ایک سے زائد انگوٹھی پہننا ناجائز ہے

انگوٹھیوں کے شوقین اپنی چاروں انگلیوں میں انگوٹھیاں پہنتے ہیں اور بعض لوگ دو انگوٹھیاں بھی پہنتے ہیں جس میں دو دو نگینے بھی لگے ہوتے ہیں پھر اسی حالت میں نماز بھی پڑھتے ہیں حالانکہ یہ ناجائز فعل ہے۔

چنانچہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے' کانسی' پیتل' لوہے اور تانبے کی مطلقاً ناجائز ہے (احکامِ شریعت حصہ دوم ص 30)

بزرگانِ دین کی تصاویر بطورِ تبرک لینا ناجائز ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ بزرگانِ دین کی تصاویر بطورِ تبرک لینا کیسا ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام و حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی تصاویر پر بنی تھیں کہ یہ متبرک ہیں (چونکہ) ناجائز فعل تھا (اس لئے) حضور اقدس ﷺ نے خود دستِ مبارک سے انہیں دھویا (ملخصاً بخاری شریف' حدیث 3352' جلد 2' ص 421)

(ملفوظات شریف ص 287' مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ضرورتِ مُرشِد

ضرورتِ مرشد کے بارے میں امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ انجام کار رستگاری (اگرچہ معاذ اللہ سبقتِ عذاب کے بعد ہو) یہ عقیدۂ اہلسنّت میں ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔ (السنیۃ الانیقہ ص 124 مطبوعہ بریلی ہندوستان)

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ فلاحِ احسان کے لئے بے شک مُرشدِ خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخِ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں (السنیۃ الانیقہ ص 124 مطبوعہ بریلی ہندوستان)

سادات کرام کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے

سوال: سادات محتاجین کو زرِ زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔ امام شعرانی علیہ الرحمہ میزان میں فرماتے ہیں باتفاق ائمہ اربعہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب پر صدقہ فرضیہ حرام ہے اور وہ پانچ خاندان ہیں۔ آلِ علی' آلِ عباس' آلِ جعفر' آلِ عقیل' آلِ حارث بن عبدالمطلب' یہ اجماعی اور اتفاقی مسائل میں سے ہے (المیزان الکبریٰ' باب قسم الصدقات' جلد دوم ص 13' مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر)

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 10' ص 99' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور)

شیخین کے گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہیں

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ اُن میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے، اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی ص 64 میں ہے۔

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

(درمختار، باب الامامۃ، جلد اول ص 83 مطبوعہ مجتبائی دہلی)

رافضی اگر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر تو کافر ہے (خزانۃ المفتیین کتاب الصلوٰۃ جلد اول ص 28)

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 14، ص 250، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

یزید کو پلید لکھنا اور کہنا جائز ہے

سوال: یزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا ازروئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت لفظ رحمتہ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یزید بے شک پلید تھا۔ اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اُسے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہلبیت رسالت کا دشمن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 14 ص 603 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

ہندوؤں کے میلوں میں شرکت

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ کفار کے

میلوں مثلاً دسہرہ وغیرہ میں جانا کیسا ہے؟

اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اُن کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اگر اُن کا مذہبی میلہ ہے جس میں وہ اپنے مذہبی نقطہ نظر سے کفر و شرک کریں گے، کفر کی آواز سے چلائیں گے تو ظاہر ہے ایسی صورت میں جانا سخت حرام ہے اور اگر مذہبی میلہ نہیں لہو و لعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات و قبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ (ملخصا از عرفان شریعت حصہ اول، صفحہ 30، مطبوعہ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور)

طاقوں پر شہید مرد

بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد رہتے ہیں اور اُس درخت اور طاق پر جا کر ہر جمعرات کو چاول، شیرینی وغیرہ فاتحہ دلاتے ہیں، ہار لگاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں؟

اس کے بارے میں امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سب واہیات خرافات اور جاہلانہ حماقت اور بطالت ہیں ان کا ازالہ لازم۔

(احکام شریعت حصہ اول ص 13)

غیر صحابی کے ساتھ ”رضی اللہ عنہ“ لکھنا جائز ہے

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان مُحدِّث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”رضی اللہ عنہم“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو کہا ہی جاوے گا، ائمہ و اولیاء و علمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کتاب مستطاب ”بہجۃ الاسرار شریف“ و جملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ وغیرہ اکابر میں یہ شائع و ذائع ہے چنانچہ ”تنویر الابصار“ میں ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ لکھنا یا کہنا مستحب ہے، تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفاء کے لئے ”رحمتہ اللہ علیہ“ کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا اُلٹ بھی راجح قول کی بناء پر جائز ہے، یعنی صحابہ کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ اور دوسروں کے

ساتھ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' (درمختار شرح تنویر الابصار، مسائل شتیٰ، مطبع مجتبائی دہلی، 2/350)

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد 23، ص 390، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قبر یا قبر کی طرف نماز پڑھنا

سوال: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ قبر کی طرف نماز پڑھنا یا قبر پر نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی کرانا یا پھول وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر نماز پڑھنا حرام، قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زراعت وغیرہ کرنا حرام۔

''ردالمحتار'' میں ''حلیہ'' سے ہے ''تُكْرَهُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَ اِلَيْهِ لِوُرُوْدِ النَّهْيِ عَنْ ذَالِكَ'' ''فتح القدیر'' و ''طحطاوی'' و ''ردالمحتار'' میں دربارۂ مقابر ہے ''الْمَمَرُّ فِي سِكَّةٍ حَادِثَةٍ فِيْهَا حَرَامٌ''

اگر مسجد میں کوئی قبر آ جائے تو اس کے آس پاس چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ پاؤ گز ہو قائم کر کے اُس پر چھت بنائیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پر نہ ہوگا بلکہ اُس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی بلکہ اُس دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے

(بحوالہ: عرفان شریعت حصہ دوم)

مونچھیں بڑھانا

سوال: امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ منہ میں آ جائے کیا حکم ہے؟ زید کہتا ہے ترکش لوگ بھی مسلمان ہیں وہ بھی مونچھ بڑھاتے ہیں؟

جواب: مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں، حرام و گناہ و سنت مشرکین و مجوس و یہود و نصاریٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اعلیٰ درجہ کی حدیث صحیح میں فرماتے ہیں۔ مونچھ کترواؤ،

داڑھی بڑھاؤ اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔ (احکام شریعت حصہ دوم)

(مونچھیں پست کرنے کا حکم دیا گیا ہے، علماء نے اس کی یہ توجیح کی کہ مونچھیں مثل ابرو ہونی چاہئے)

تمباکو کا استعمال

بقدر ضرر و اختلال حواس (اتنی مقدار کہ کھانے سے نقصان اور حواس میں خرابی پیدا ہو) کھانا حرام ہے اور اس طرح کہ منہ میں بو آنے لگے مکروہ اور اگر تھوڑی خصوصاً مشک وغیرہ سے خوشبو کر کے پان میں کھائیں اور ہر بار کھا کر کلیوں سے خوب منہ صاف کر دیں کہ بو نہ آنے پائے تو خالص مباح (جائز) ہے۔ بو کی حالت میں کوئی وظیفہ نہ کرنا چاہئے، منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ہو اور قرآن عظیم تو حالت بدبو میں پڑھنا سخت منع ہے۔ ہاں جب بدبو نہ ہو تو درود شریف و دیگر وظائف اس حالت میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ منہ میں پان یا تمباکو ہو، اگرچہ بہتر صاف کر لینا ہے مگر قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ضرور بالکل صاف کر لیں۔ فرشتوں کو قرآن عظیم کا بہت شوق ہے اور عام ملائکہ کو تلاوت کی قدرت نہ دی گئی۔ جب مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے۔ فرشتہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے۔ اس وقت اگر منہ میں کھانے کی چیز کا لگاؤ ہوتا ہے، فرشتے کو ایذا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ

(رواه البيهقي في الشعب، برقم 1938، مطبوعه مكتبة الرشد، رياض، سعوديه، الطبعة الأولى 1423ھ، 2003م۔ ونحوه في فوائده والضياء في المختارة [illegible] رضي الله تعالى عنهما وهو حديث صحيح)

جب تم میں کوئی تہجد کو اٹھے مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے جو اُس کے منہ سے نکلتا ہے، فرشتے

کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے' فرشتہ اس کا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے جو آیت اس کے منہ سے نکلتی ہے' فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(احکام شریعت، صفحہ نمبر 103، مسئلہ 40، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

قبرستان میں شیرینی کی تقسیم

عرض: مردہ کے ساتھ مٹھائی قبرستان میں چیونٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے؟

ارشاد: ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علماء کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مٹھائی ہے اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ یہ محض جہالت ہے اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے۔

(پھر فرمایا) مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں' قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔ (ملفوظات امام احمد رضا)

تبرکات کا غلط انتساب

سوال: جو تبرکات شریف بلا سند لاتے ہیں' اُن کی زیارت کرنا چاہئے یا نہیں۔ اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ آج کل مصنوعی تبرکات زیادہ لئے پھرتے ہیں۔ اُن کا کہنا کیسا ہے؟ اور جو زائر کچھ نذر کرے اُس کا لینا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص خود مانگے اُس کا مانگنا کیسا ہے؟

الجواب: تبرکات شریفہ جس کے پاس ہوں اُسے نہایت ... لوگوں سے اُس کا کچھ مانگنا سخت شنیع ہے' جو تندرست ہو' اعضائے صحیح رکھتا ہو' نوکری خواہ مزدوری اگرچہ ڈلیا ڈھونے کے ذریعہ سے روٹی کما سکتا ہو' اُسے سوال کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لاتحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

غنی یا سکت والے تندرست کے لئے صدقہ حلال نہیں۔

علماء فرماتے ہیں:

سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرتا ہے وہ خبیث ہے۔

اس پر ایک شناعت تو یہ ہوئی۔ دوسری شناعت سخت تر یہ ہے کہ دین کے نام سے دنیا کماتا ہے اور "یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا" کے قبیل میں داخل ہوتا ہے

تبرکات شریفہ بھی اللہ عزوجل کی نشانیوں سے عمدہ نشانیاں ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے دنیا کی ذلیل قلیل پونجی حاصل کرنے والا دنیا کے بدلے دین بیچنے والا ہے۔

رہا یہ (سوال) کہ بے اُس کے مانگے زائرین کچھ دے دیں اور یہ لے' اس میں تفصیل ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ

اَلْمَعْهُوْدُ عُرْفًا كَالْمَشْرُوْطِ لَفْظًا

جو لوگ تبرکات شریفہ شہر بہ شہر لئے پھرتے ہیں۔ انکی نیت و عادت قطعاً معلوم ہے کہ اسکے عوض تحصیل زر و جمع مال چاہتے ہیں۔ یہ قصد نہ ہو تو کیوں دُور دراز سفر کی مشقت اٹھائیں۔ ریلوے کے کرائے دیں' اگر ان میں کوئی زبانی کہے بھی کہ ہماری نیت فقط مسلمانوں کو زیارت سے بہرہ مند کرنا ہے تو اُن کا حال اُن کے قال کی صریح تکذیب کر رہا ہے۔ اُن میں علی العموم وہ لوگ ہیں جو ضروری ضروری مسائل طہارت و صلوٰۃ سے بھی آگاہ نہیں۔ اس فرض قطعی کے حاصل کرنے کو کبھی دس پانچ کوس یا شہر ہی کے کسی عالم کے پاس گھر سے آدھ میل جانا پسند نہ کیا' مسلمانوں کو زیارت کرانے کیلئے ہزاروں کوس سفر کرتے ہیں پھر جہاں زیارتیں ہوں اور لوگ کچھ نہ دیں' وہاں اُن صاحبوں کے غصے دیکھئے۔

پہلا حکم یہ لگایا جاتا ہے کہ تم لوگوں کو حضور اقدس ﷺ سے کچھ محبت نہیں' گویا اُن کے نزدیک محبت نبی ﷺ اسی میں منحصر ہے کہ حرام طور پر کچھ اُن کی نذر کر دیا جائے۔

پھر جہاں کہیں ملے بھی مگر اُن کے خیال سے تھوڑا ہو' اُن کی سخت شکایتیں اور مذمتیں اُن سے سن لیجئے۔ اگرچہ وہ دینے والے صلحاء و علماء ہوں اور مالِ حلال سے دیا ہو۔

اور جہاں پیٹ بھر مل گیا' وہاں کی لمبی چوڑی تعریفیں لے لیجئے اگرچہ وہ دینے والے فساق وفجار بلکہ بدمذہب ہوں اور مال حرام سے دیا ہو' تو قطعاً معلوم ہے کہ وہ زیارت نہیں کراتے مگر لینے کے لئے اور زیارت کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ضرور کچھ دینا پڑے گا تو اب یہ صرف سوال ہی نہ ہوا' بلکہ بحسب عرف زیارت شریفہ پر اجارہ ہوگیا اور وہ بچند وجہ حرام ہے۔ ملخصاً (بدر الانوار فی آداب الآثار)